Urdu Research Journal, International refereed journal for Urdu, ISSN:2348-3687

امیر شریعت سادسؒ: نقوش و تاثرات

مولف: محمد عارف اقبال   قیمت: پانچ سو روپے (500)   ضخامت: 684 صفحات   ناشر: شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ امدادیہ، لہریاسرائے، دربھنگہ، مبصر: محمد شارب ضیاء رحمانی

بزرگوں کی خدمات کو جمع کرنے کا مقصد اس سے روشنی حاصل کرنا ہے جس کے ذریعہ نئی نسل مستفید ہوسکے۔ چنانچہ اس ''میر کارواں '' کی سوانح و خدمات سے روشناس کرانے کی اولیت کا سہرا عارف اقبال کے سر جاتا ہے۔ ان کی پہلی کاوش ''باتیں میر کارواں کی'' کے نام سے 2014ء میں سامنے آئی جو امیر شریعت مولانا سید نظام الدین صاحب کی اولین سوانح عمری ہے۔ مولف کتاب نے اپنی کم عمری کے باوجود ایک اہم کام کو انجام دیا، جس پر مشاہیر اہل قلم نے داد دی، حوصلہ بڑھایا، حوصلہ پاکر اشہب قلم آگے کی طرف بڑھا جس کے نتیجہ میں زیر تبصرہ کتاب ''امیر شریعت سادس نقوش و تاثرات'' کی تالیف عمل میں آئی۔ مدرسہ امدادیہ لہریاسرائے دربھنگہ سے شائع ہونے والی 684 صفحات پر مشتمل اس کتاب کے مندرجات، حضرت مولانا کی شخصیت، خدمات اور سوانح کے مختلف پہلوؤں پر اہم معلومات فراہم کرتے ہیں۔ مقدمہ کے بعد میر عصر ڈاکٹر کلیم عاجز کا بیش قیمتی پیش لفظ ہے، پھر حرفِ چند، تقریظ، تبریک، چند سطور، نقشِ آرزو، حرف تاثرات اور منظوم تاثرات کے عنوانات کے ساتھ مفتی عزیز الرحمٰن فتح پوری، پروفیسر ابن کنول اور ڈاکٹر بدر الحسن قاسمی کویت جیسے معروف اہل قلم کی اہم تحریریں پیش کی گئی ہیں۔ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں سہیل انجم، کاکا سعید عمری، مولانا قاسم مظفر پوری، مولانا خالد رشید فرنگی محلی، مولانا ابوالکلام قاسمی، ڈاکٹر اسما زہرا اور صفی اختر کے اہم مضامین، حالاتِ زندگی اور کارناموں سے متعلق ہیں۔ اس باب کی خاص بات ماہنامہ ہدایت جے پور سے منقول مولانا امین الدین شجاع الدین کا امیر شریعتؒ سے ایک اہم انٹرویو بھی ہے، جو انہوں نے نومبر 2000 میں لکھنو کے ایک سفر کے دوران آپ سے لیا تھا۔ اس کے تحت مسلم پرسنل لاء بورڈ کی تشکیل کے عوامل، بورڈ کی تشکیل کی تاریخ، مسلم پرسنل لاء کی تدوین، بورڈ کی خدمات و اقدامات، یونیفارم سول کوڈ اور معاشرہ میں غیروں کی رسم و رواج پر مدلل گفتگو پیش کی گئی ہے۔ دوسرا باب امیر شریعت سادسؒ کی اداروں سے وابستگی سے متعلق ہے جس میں اسلامک فقہ اکیڈمی، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، مدرسہ ریاض العلوم ساٹھی، المعہد العالی، مدرسہ امدادیہ اور جامعہ رشید العلوم چترا سے متعلق ان کی یادوں کے نقوش زیبِ قرطاس ہیں۔ حالانکہ امارت شرعیہ، جو مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ساتھ ساتھ ان کی خدمات کا اہم میدان ہے، جس کی ایک ایک اینٹ آپ کی خدمات کی گواہ ہے، اور اسی بنا پر ''امیر شریعت'' سے ملقب رہے، سے وابستگی کا تذکرہ بھی 'اداروں سے وابستگی' کے موضوع کے تحت ہونا چاہئے تھا، بلکہ اس ادارہ میں نصف صدی پر محیط آپؒ کی خدمات، متقاضی تھیں کہ مستقل ایک باب ہوتا جس کے تحت بحیثیت ناظم اور بحیثیت امیر شریعت ان کی خدمات کے کئی اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاسکتی تھی۔

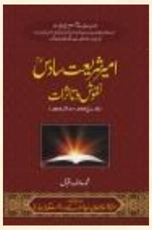

تیسرے باب میں 'بزرگوں اور ہم عصر رفقاء سے تعلق' کے عنوان کے تحت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ، مولانا عبدالرحمٰنؒ، قاضی مجاہد الاسلامؒ، مولانا شاہ ذوالفقار احمدؒ، مولانا رابع حسنی ندوی، مولانا سید محمد ولی رحمانی اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی سے آپؒ کی وابستگی و تعلقات پر مولانا سید رابع حسنی ندوی، مولانا واضح رشید ندوی، پروفیسر شاکر خلیق، وصی احمد شمسی، صفی اختر، مفتی نذر توحید المظاہری، نور السلام ندوی اور مفتی امتیاز احمد قاسمی کے مضامین اہمیت کے حامل ہیں۔ چوتھے باب میں آپ کی ادبی و صحافتی خدمات بیان کی گئی ہیں۔ ادبی امور پر مولانا رابع حسنی ندوی نے پر مغز تحریر لکھی، 'شاعر گم گشتہ' کے عنوان سے ڈاکٹر کلیم احمد عاجز کی سند مرقوم ہے۔ 'اسلامی صحافت کے تصور' کے عنوان سے ڈاکٹر شاہد الاسلام اور ان کے اداریے کے حوالہ سے ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب کی معلوماتی تحریر پیش کی گئی ہے۔ پانچویں باب میں 'باتیں میر کارواں کی' سے متعلق خطوط، منظوم تاثرات، رپورتاژ، رسم اجراء، تبصرے اور مختلف اخبارات کے تراشے مندرج ہیں۔ باب ششم سانحہ ارتحال کے بعد تعزیت نامہ سے متعلق ہے، جس میں نائب صدر جمہوریہ حامد انصاری، مولانا رابع حسنی ندوی سمیت دیگر مشاہیر کے تعزیتی پیغامات جمع کئے گئے ہیں۔ بعد ازاں آپؒ کے انتقال کے بعد لکھے جانے والے بائیس مضامین میں خدمات کے مختلف پہلوؤں، اوصاف و اخلاق، افکار اور اہم سوانحی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ مضامین تفصیل کے ساتھ ان تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں اور امیر شریعت کی خدمات سے متعلق بھرپور معلومات فراہم کرتے ہیں۔ پھر ان کی وفات پر اخبارات کی سرخیوں کی جھلک پیش کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں چھ قطعاتِ وفات درج ہیں۔ علاوہ ازیں کتاب کی طباعت بھی عمدہ ہے، ضخامت بھی متوازن ہے، سرورق جاذب نظر ہے۔ کتاب کی پشت پر مولف کتاب کے نام امیر شریعتؒ کا آخری مکتوب اہمیت کا حامل ہے جس سے مولف سے ان کی شفقت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ ☆☆☆